فون نمبر ۴۹

REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۲

یوم شنبہ

۷ رجب سنہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ ؛ ۱۷ صلح ۱۳۳۸ھش ؛ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۵۹ء ؛ نمبر ۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق دُعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت، کمزوری طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

معاہدۂ بغداد کے ممبر ملکوں کے ساتھ امریکہ کے نئے دفاعی سمجھوتے

کراچی میں وزارتی کونسل کے اجلاس کے موقعہ پر نئے معاہدوں پر دستخط ہونے کی توقع

واشنگٹن ۱۶ جنوری۔ امریکہ کو امید ہے کہ وہ ترکی، ایران اور پاکستان کے ساتھ علیحدہ علیحدہ جن نئے دفاعی سمجھوتوں کے متعلق بات چیت کر رہا ہے۔ وہ کراچی میں معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کے انعقاد سے قبل مکمل ہو جائے گی۔ اور کونسل کے اجلاس کے موقعہ پر ان معاہدات پر دستخط ہو سکیں گے۔ یاد رہے وزارتی کونسل کا اجلاس ۲۶ جنوری سے کراچی میں شروع ہو رہا ہے۔ امریکی دفتر خارجہ نے کل اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر لائے ہینڈرسن امریکی مبصر کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔ مسٹر ہینڈرسن امور مشرق وسطیٰ کے نامور امریکی ماہر ہیں۔

پہلے امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے اس میں شرکت کا فیصلہ کیا تھا لیکن اب انہوں نے اس سلسلہ میں اپنا دورہ کراچی منسوخ کر دیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق مسٹر ڈلس نے جرمنی کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر واشنگٹن میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

روس اور امریکہ کے باہمی تعلقات میں پانچ بڑی رُکاوٹیں حائل ہیں

امریکی تاجروں سے روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر میکویان کا خطاب

نیویارک ۱۶ جنوری۔ روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر میکویان نے روس اور امریکہ کے تعلقات میں پانچ بڑی رکاوٹوں کی نشاندھی کی ہے۔ انہوں نے کل یہاں امریکی تاجروں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان رکاوٹوں کا تفصیل سے ذکر کیا اور کہا کہ یہ رکاوٹیں حسب ذیل ہیں (۱) روس کو گھیرے میں لینے کی غرض سے امریکی اڈوں کی تعمیر (۲) امریکہ کے فوجی بجٹ میں روز افزوں اضافہ (۳) تخفیف اسلحہ کی روسی تجاویز کو ماننے سے امریکہ کا انکار (۴) برلن کے مسئلہ پر روسی تجاویز سے امریکہ کا عدم اتفاق (۵) جرمنی کے معاہدۂ امن کی روسی تجاویز کو قبول کرنے پر امریکہ کا آمادہ نہ ہونا۔ اس موقعہ پر امریکہ کے ایک ہزار نامور تاجر موجود تھے۔ جنہوں نے مسٹر میکویان کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ تقریر کے دوران انہوں نے اس بات کی پُرزور تردید کی۔ کہ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے مغربی ممالک کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم تم کو دفن کر کے رکھ دیں گے۔

تونس کیلئے یوگوسلاوی اسلحہ

تونس ۱۶ جنوری۔ تونس کے صدر بورقیبہ نے بتایا کہ یوگوسلاویہ کا اسلحہ بہت جلد تونس پہنچ جائے گا۔ اس سے قبل برطانیہ اور امریکہ بھی تونس کو اسلحہ بھیج چکے ہیں۔ ایک سوال پر جیب بورقیبہ نے بتایا ہم فرانک کے علاقہ سے نکلنا نہیں چاہتے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہماری کرنسی کی قیمت اور استحکام قائم رہے۔ اور ہم ہر قیمت پر اپنی کرنسی کی قیمت برقرار رکھیں گے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

کی علالت

ربوہ ۱۶ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

کل شام کو لاہور سے ڈاکٹر پیرزادہ صاحب دیکھنے آئے تھے۔ انہوں نے کہا یہ شکر کی بات ہے کہ ناک سے خون جاری ہو کر بلڈ پریشر کم ہو گیا تھا۔ ورنہ بہت خطرہ ہو سکتا تھا۔ کل شام کو بلڈ پریشر ۱۸۰ تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بعض ادویہ تجویز کیں۔ اور مشورہ دیا کہ پانچ چھ دن بستر میں آرام کرنے کے بعد علاج کے لئے لاہور آجائیں۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

لارڈ ہوم پاکستان آئیں گے

لنڈن ۱۶ جنوری۔ امور تعلقات دولت مشترکہ کے برطانوی وزیر لارڈ ہوم ۲۰ جنوری کو ملایا کی فیڈریشن، پاکستان اور بھارت کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ ۲۲ جنوری کو ملایا پہونچیں گے۔ اور دس روز ملایا میں قیام کریں گے ۳۱ جنوری کو آپ کراچی روانہ ہوں گے۔ اور ۳ فروری تک وہاں ٹھہریں گے ۳ سے ۵ فروری تک آپ دہلی میں رہیں گے۔ ملایا جاتے ہوئے ۲۲ جنوری کو آپ تھوڑی دیر کے لئے سنگاپور میں رکیں گے۔

بیت المقدس ۱۶ جنوری۔ آج سارے اسرائیل میں پانی کی راشن بندی شروع ہو گئی۔ ان دنوں اسرائیل میں زبردست خشک سالی ہے۔

خوش قسمتی کی علامت

وقف جدید ایک بابرکت تحریک ہے۔ اس میں شمولیت خوش قسمتی کی علامت ہے۔

(انچارج دفتر وقف جدید)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

بھارتی اخبار "پرتاپ" نے میری جلسہ سالانہ والی تقریر کو نہایت بگاڑ کر پیش کیا ہے

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے، وہی اس کی حفاظت کرے گا

خدا تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے۔ اس کا مقابلہ کبھی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرسکتا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کررہا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج صبح دفتر حفاظت مرکز قادیان نے

بھارتی اخبار "پرتاپ" کا ایک کٹنگ

میرے پاس بھجوایا ہے۔ جس میں اس نے میری جلسہ سالانہ والی تقریر کو نہایت بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ آج میں اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے جلسہ کے موقعہ پر کہا تھا۔ کہ ہمارے ہاتھ میں تلوار تو ہے نہیں کہ ہم اس کے زور پر قادیان فتح کریں۔ قادیان کے دروازے اگر کھلے تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کھولے گا۔ اور اگر خدا تعالیٰ پاکستان پر رحم کرے گا۔ اور اس کی مدد کرنا چاہے گا تو وہ علاقے جہاں سے ہم ہجرت کرکے آئے ہیں وہ پاکستان کو پھر دلادے گا۔ اتنی بات تو اس نے ٹھیک لکھی ہے۔ باقی میں نے کہا تھا کہ ہندوستان کے احمدی بھارتی حکومت کے وفادار ہیں۔ حکومت پاکستان نے سکھوں کو جو جماعت احمدیہ سے بہت زیادہ طاقتور ہیں سینکڑوں کی تعداد میں ننکانہ صاحب آنے کی اجازت دی ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ بھارتی حکومت احمدیوں کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان جانے کی اجازت نہ دے۔ حالانکہ وہ بہت کمزور ہیں۔ اور ان میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ حکومت ہندوستان ان سے کوئی خطرہ محسوس کرے۔ اس کی بجائے "پرتاپ" نے یہ لکھا ہے کہ گویا میں نے کہا ہے کہ بھارت قادیان اور اس کے اردگرد کا علاقہ پاکستان کو واپس کردے۔

اول تو یہ بات غلط ہے

میں نے اپنی تقریر میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن اگر یہ صحیح بھی ہوتی۔ تب بھی میں پاکستانی ہوں۔ اور پاکستانی ہونے کی صورت میں میں اگر یہ مشورہ حکومت ہندوستان کو دوں کہ وہ ایک علاقہ جس میں مسلمان بستے تھے پاکستان کو دے دے تو اس میں کیا حرج ہے۔ جبکہ خود بعض ہندوستانی بھی انہیں یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ ہندوستان کی مشہور سوشل لیڈر مس مردولا سارا بائی نے بھی یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ بھارت کشمیر کو آزاد کردے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ کشمیر پاکستان کو دے دیا جائے۔

مس مردولا سارا بائی

ہندوستان کی مشہور لیڈر ہے۔ اور گاندھی جی کی بہت دوست ہے۔ تقسیم ملک کے بعد گاندھی جی نے اس عورت کو اپنا نمائندہ بنا کر میرے پاس بھیجا تھا۔ اور وہ مجھے رتن باغ لاہور میں ملی تھیں۔ اس کے ساتھ مسٹر پنجابی انڈین ڈپٹی ہائی کمشنر بھی تھے۔ اس نے مجھے کہا کہ سنا ہے کہ احمدی کشمیر میں لڑ رہے ہیں۔ میں نے کہا اس میں کیا حرج ہے۔ پاکستانی احمدی اگر پاکستان کی طرف سے لڑ رہے ہیں تو بھارت کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ جب ہندوستانی احمدی ہندوستان کی مدد کرتے ہیں۔ تو پاکستانی احمدی اگر پاکستان کی مدد کریں تو اس میں کیا حرج ہے۔ میں نے اسے یہ بھی بتایا کہ نہ صرف پاکستانی احمدی کشمیر کے لئے لڑ رہے ہیں۔ بلکہ احمدی رضاکاروں کا افسر میرا اپنا بیٹا ہے۔ جو میرے حکم سے وہاں گیا ہوا ہے۔ بعد میں وہ مسٹر پنجابی کو لے کر باہر چلی گئی اور مجھ سے اس نے کہا کہ میں نے آپ سے ایک پرائیویٹ بات کرنی ہے۔ چنانچہ واپس آکر اس نے مجھ سے کہا کہ گاندھی جی نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور دریافت کیا ہے کہ کیا آپ اپنے آپ کو ہندوستانی سمجھتے ہیں یا پاکستانی۔ میں نے ان سے کہا آپ میری طرف سے گاندھی جی کو کہہ دیں کہ اس میں شبہ نہیں ہم پہلے ہندوستانی تھے۔ لیکن آپ لوگوں نے پولیس اور عوام سے ہم پر حملہ کروایا۔ اور قادیان سے نکالا۔ اب ہم ہندوستان سے نکل آئے ہیں۔ اور پاکستان نے ہمیں پناہ دی ہے۔ اب کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم پاکستان کی مخالفت کریں۔ اور اس کی حمایت اور مدد نہ کریں۔ اس صورت میں کیا ہم سمندر میں جا کر ڈوب مریں۔ مس مردولا سارا بائی نے مجھ سے کہا

گاندھی جی چاہتے ہیں

کہ آپ بے شک ہندوستان آجائیں حکومت کچھ نہیں کہے گی۔ میں نے ان سے کہا۔ میں قیدی بن کر ہندوستان میں نہیں رہنا چاہتا میں ایک تبلیغی جماعت کا خلیفہ ہوں۔ جو دنیا کے ہر حصہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اگر میں اکیلا قادیان آجاؤں۔ تو میں اسے برداشت نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر گاندھی جی یہ اعلان کردیں کہ قادیان اور اس کے اردگرد کے علاقہ کے سب مسلمان ہندوستان واپس آجائیں اور ان کی جائدادیں انہیں واپس دے دی جائیں گی اور انہیں امن سے وہاں زندگی گزارنے کی اجازت دی جائے گی۔ تو پھر میں بے شک واپس آسکتا ہوں۔ پھر ہمارا ایک وفد دہلی گیا۔ تو مس مردولا سارا بائی نے کہا۔ میں چاہتی تھی۔ کہ احمدیوں کی مدد کروں۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ احمدی کشمیر میں لڑ رہے ہیں۔ تو میں نے اس خیال کو ترک کردیا

اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے

کہ اسی عورت نے جس نے ہمارے کشمیر میں لڑنے پر خفگی کا اظہار کیا تھا۔ خود لکھا ہے کہ بھارت کو چاہیئے کہ کشمیر پاکستان کو واپس کردے اور پنڈت نہرو نے اس کے متعلق تقریر میں کہا ہے۔ کہ اتنی ضدی عورت میں نے کوئی نہیں دیکھی۔ ہم نے اسے سمجھایا ہے۔ اور دھمکی بھی دی ہے کہ تمہیں نظر بند کردیا جائے گا مگر وہ باز نہیں آتی۔ لیکن وہ عورت باز بھی کیسے آسکتی ہے۔

وہ گاندھی جی کی چیلی ہے

اور ہر وقت ان کے پاس رہتی تھی جب میں ۱۹۴۶ء میں گاندھی جی کو ملنے دہلی گیا۔ تو ملاقات کے دوران میں دو عورتیں گاندھی جی کے پاس بیٹھی تھیں۔ جن کا چہرہ میری باتوں پر غصہ سے سرخ ہو رہا تھا جب وہ میرے پاس رتن باغ میں آئی تو میں نے اس سے پوچھا کہ میری ملاقات کے وقت گاندھی جی کے پاس کونسی دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس نے کہا۔ ایک تو میں تھی۔ دوسری ایک ڈاکٹر عورت تھی۔ میں نے کہا۔ پھر تم مجھ پر غصہ کیوں ہو رہی تھیں۔ انہوں نے کہا۔ غصہ کیوں نہ ہوتی آپ میرے گورو سے بحث کر رہے تھے میں نے کہا۔ گاندھی جی نے تو میری بات مان لی تھی۔ پھر تمہارے غصہ ہونے کی کیا وجہ تھی اس نے کہا گاندھی جی نے بیشک آپکی بات مان لی تھی لیکن ہم نے تو نہیں مانی تھی۔ بہرحال وہ عورت گاندھی جی کی دوست اور چیلی تھی اور ہندوستان میں بہت مقبول تھی۔ لیکن اسکے باوجود اس نے یہ لکھا ہے کہ بخشی حکومت کو توڑ دیا جائے۔ اور عبداللہ کی گورنمنٹ قائم کی جائے۔ اور کشمیر کو آزاد کر دیا جائے۔ اب اگر ہندوستان کی ایک باشندہ اور گاندھی جی کی دوست اس قسم کا مشورہ دے سکتی ہے کہ کشمیر کو آزاد کر دیا جائے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ اسے پاکستان کو واپس کر دیا جائے۔ تو ایک پاکستانی اگر یہ مشورہ دے کہ قادیان اور اس کے نواحی علاقے پاکستان کو دے دیئے جائیں تو اس میں کیا ہرج ہے۔ زیادہ سے زیادہ

اس کے یہی معنے ہو سکتے ہیں

کہ پنڈت نہرو اور ان کی پارلیمنٹ اس بارہ میں اپنا اختیار استعمال کرے۔ اور اگر وہ اپنا اختیار استعمال نہیں کرتے۔ تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ غلط مشورہ ہے۔ ہم اسے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ بہرحال اس بات پر غصہ ہونا اور یہ طعنہ دینا کہ ہم نے احمدیوں کو قتل نہیں کیا۔ اور انہیں مارا نہیں۔ درست نہیں۔ اس موقعہ پر مجھے وہ واقعہ یاد آتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس خدا تعالےٰ کا پیغام پہنچانے گئے۔ تو اس نے کہا کہ کیا تجھے یاد نہیں کہ تو بچہ تھا اور ہم نے تیری پرورش کی۔ انہوں نے کہا اگر تو نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔ تو کونسا احسان کیا ہے۔ تم نے میری قوم کو سینکڑوں سال سے غلام بنایا ہوا ہے

یہاں بھی یہی صورت ہے

بھارت کے سارے احمدی جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ بھارتی حکومت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اسے ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ مختلف ملازمتوں میں خدمت کر رہے ہیں۔ اگر اس کے بدلہ میں ہندوستان کی حکومت نے قادیان کے چند احمدیوں کو قتل نہیں کروایا۔ یا مارا نہیں۔ تو کیا احسان کیا ہے۔ فرعون کی طرح وہ یہ بات بھول گئے کہ وہاں بھارتی احمدیوں کی ہزاروں کی وفادار جماعت موجود ہے۔ لیکن اپنی بات یاد رکھی کہ ہم نے قادیان کی جائیداد واگذار کر دی ہے۔ اور احمدیوں کو قتل نہیں کیا۔ کیا بھارتی احمدیوں کی خدمات کا یہ بدلہ دیا گیا ہے۔ کہ ان میں سے چند آدمیوں کی جانیں نہیں لی گئیں۔ کیا کوئی مہذب حکومت اس بات کو برداشت کر سکتی ہے کہ وہ اپنی رعایا کو قتل کرے اس سے تو وہ ساری دنیا میں بدنام ہو جائے گی ہاں

ان کا یہ احسان ہے

کہ انہوں نے میری کوٹھی دارالحمد جس کے ایک سو چھوٹے بڑے کمرے ہیں اور کئی لاکھ کی جائیداد ہے۔ ایک پناہ گزین کو پندرہ روپیہ ماہوار کرایہ پر دے دی تھی اگر وہ کوٹھی لاہور میں ہوتی۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ وہ چنیوٹ میں بھی ہوتی۔ تو پانچ چھ سو روپیہ کرایہ پر چڑھ جاتی۔ پھر انہوں نے چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی کوٹھی ۵۰ روپے کرایہ پر دے دی تھی۔ بعد میں انہوں نے کوٹھی تو خالی کرالی۔ مگر یہ کہدیا کہ ہم نے اسے گورنمنٹ کے مہمانوں کے لئے وقف کر دیا ہے۔ یہ کونسا احسان ہے۔ جو اس وقت جتایا جا رہا ہے۔ ہندوستانی گورنمنٹ نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا ہاں ہم نے اس کے موجودہ لیڈروں پر کئی احسان کئے ہیں۔ پھر

اپنے ابتدائی دور میں

خود کانگرس بھی ہم سے مدد حاصل کرتی رہی ہے۔ اگر وہ اس بات کا انکار کرے تو میں اب بھی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ڈاکٹر بھارگو جو مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم رہے ہیں ایک دفعہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کانگرس کے انگریزی اخبار کے لئے مجھ سے مدد مانگی اور میں نے ان کو مدد دی اور گو وہ اخبار جاری نہ ہوا یا جاری ہوا تو بعد میں بند ہو گیا۔ مگر ہم نے ان کو مدد دے دی۔

بہرحال ہم ہمیشہ کانگرس پر احسان کرتے رہے ہیں۔ اور گاندھی جی اس بات کو خوب جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ احمدیوں کے تعاون کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ جب میں ۱۹۲۴ء میں ولایت گیا۔ تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ گاندھی جی سے کیوں نہیں ملے۔ آپ ان سے مل لیں۔ اس پر میں نے انہیں تار دی کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں وہ شریف آدمی تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس وقت دہلی میں ہوں۔ اس لئے آپ یہیں آکر مجھ سے مل لیں۔ مجھے اطلاع مل چکی تھی۔ کہ میری بیوی امۃ الحی مرحومہ بہت بیمار ہیں۔ اس لئے میں دہلی نہیں جا سکتا تھا۔ میں نے انہیں لکھا کہ میں دہلی بعض وجوہات کی بناء پر نہیں ٹھہر سکتا۔ ہاں میرا جہاز بمبئی ٹھہرے گا۔ اگر بمبئی میں ملاقات کی صورت پیدا ہو جائے۔ تو بہتر ہو گا۔ گاندھی جی نے میرا اتنا لحاظ کیا کہ بمبئی آگئے۔ اور وہاں ہماری پہلی ملاقات ہوئی بعد میں شملہ میں ملاقاتیں ہوتی رہیں

مولانا محمد علی صاحب جوہر

ابھی کانگرس میں ہی شامل تھے۔ ان کے بھائی مولانا شوکت علی صاحب مرحوم بہت جوشیلے تھے۔ جب گاندھی جی نے مجھ سے کہا کہ آپ کانگرس میں شامل کیوں نہیں ہوتے۔ تو میں نے انہیں جواب دیا۔ کہ ہم تو مذہبی جماعت ہیں۔ لیکن اگر سیاست کا سوال ہو تو میں کانگرس میں کیسے شامل ہو سکتا ہوں مسٹر محمد علی صاحب جناح کو آپ نے کانگرس سے صرف اس لئے نکال دیا ہے۔ کہ انہوں نے کہہ دیا۔ میں کھدر نہیں پہنتا۔ وہ آپ سے اس بارہ میں متفق نہیں تھے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ ملک مشینوں کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ جب آپ اس قدر جبر کرتے ہیں۔ تو میں کانگرس میں کس طرح شامل ہو سکتا ہوں۔ ہاں ہم آپ کی مدد کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ اس بات کے لئے رستہ کھلا رکھیں کہ گو ہم سیاسی جماعت نہیں۔ مگر جب کبھی ہمیں کثرت حاصل ہو تو ہم کانگرس پر قبضہ حاصل کر سکیں۔ اس پر مولانا شوکت علی صاحب جو پاس ہی تھے۔ مجھ سے جھگڑ پڑے۔ گاندھی جی نے انہیں چپ کرایا اور کہا۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے۔ درست کہا ہے۔ پھر گاندھی جی نے مجھ سے کہا۔ آپ کانگرس کی اصلاح کا مشورہ دیں۔ میں نے کہا۔ میرے پاس کانگرس کی کانسٹیٹیوشن نہیں میں اس کی اصلاح کا مشورہ کیسے دے سکتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں کانسٹیٹیوشن آپ کو بھیج دوں گا۔ لیکن بعد میں شاید وہ بھول گئے یا ان کے سیکرٹری سے فرو گذاشت ہوئی اور انہوں نے کانسٹیٹیوشن مجھے نہ بھیجی۔ بہرحال انہوں نے اس وقت

مولانا شوکت علی سے کہا

کہ آپ ناراض نہ ہوں۔ یہ درست کہتے ہیں جب تک انہیں یہ آزادی نہ ہو۔ کہ وہ کسی وقت کثرت حاصل ہونے پر کانگرس پر قبضہ کر سکیں۔ وہ کانگرس میں کیسے شامل ہو سکتے ہیں۔ میں نے انہیں یہی کہا تھا کہ جب تک یہ آزادی حاصل نہ ہو۔ کانگرس آل انڈیا کانگرس نہیں کہلا سکتی۔ وہ ہندوستان کی اکثریت کی نمائندہ تو کہلا سکتی ہے۔ مگر ہندوستان کی نمائندہ نہیں کہلا سکتی، ہندوستان کی نمائندہ کہلانے کی وہ تبھی مستحق ہو سکتی ہے۔ جب ہندوستان کے تمام افراد کو اس میں برابر کا حصہ لینے کا اختیار ہو۔ پھر یہی اخبار جس نے میری تقریر کو بگاڑ کر شائع کیا ہے۔ اس کے بانی مہاشہ کرشن کے کیریکٹر اور ان کی لڑکی کے کیریکٹر پر ایک آریہ اخبار نے حملہ کیا تو اگرچہ یہ اخبار ہمیں سال سے ہمارا مخالف رہا تھا۔ میں نے

آریوں کی اس حرکت پر احتجاج کیا

اور لکھا کہ کسی شریف اور معزز آدمی کے گھر کے حالات شائع کرنا اور اس پر گند اچھالنا اخلاق کے صریح خلاف ہے۔ میرے اس احتجاج پر خود مہاشہ کرشن نے اس مضمون کو اپنے اخبار میں شائع کیا۔ اور ہمارے اس

نیک سلوک کی تعریف کی

اگر مہاشہ کرشن زندہ ہوں (اور میں نے سنا ہے کہ وہ زندہ ہیں) تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس زمانہ میں تو آپ نے ہماری تعریف کی تھی۔ کہ ہم نے باوجود شدید مخالفت کے آپ کی تائید میں مضامین لکھے۔ لیکن آج آپ اس واقعہ کو بھول گئے اور آپ کا اخبار بجائے اس کے کہ ہمارے لئے غیرت دکھائے۔ ہم پر حملہ کرتا ہے ہم نے تو ہندوستان کی حکومت سے صرف یہ کہا تھا کہ ہمیں ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر

قادیان جانے کی اجازت دیدیا کرو

اور ہمارے جانے میں روک نہ ڈالا کرو اور میں نے ذکر کیا تھا کہ کئی سال سے ہندوستان کی حکومت نے ہمیں قادیان جانے کے لئے ویزا نہیں دیا۔ اس سال جب جلسہ سالانہ گذر گیا۔ تو ہندوستان کی حکومت نے پاکستان کی گورنمنٹ کی معرفت ہمیں یہ اطلاع دی کہ اب ہم آپ لوگوں کو ویزا دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس

وقت قادیان کا جلسہ سالانہ گزر چکا تھا۔ اور اس سہولت سے ہم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے میں نے یہ کہا تھا کہ جب پاکستان کی گورنمنٹ سینکڑوں سکھوں کو جو احمدیوں سے طاقتور ہیں۔ ننکانہ صاحب آنے کی اجازت دیدیتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہندوستانی حکومت احمدیوں کو جو سکھوں سے کمزور ہیں اور ان سے اُسے کوئی خطرہ نہیں۔ اپنے ملک میں جانے کے لئے ویزا نہیں دیتی۔ جبکہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہم کسی غیر حکومت کے خلاف اپنی حکومت کے پاس بھی کوئی رپورٹ نہیں کرتے۔

بہرحال ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں

خدا تعالےٰ ہی قادیان کا رستہ کھولدے تو کھولدے۔ اب اگر خدا تعالےٰ نے قادیان کا رستہ کھول دیا تو پنڈت نہرو اور ان کی حکومت کیا کرسکتی ہے۔ لیکن اگر وہ خوشی سے ایک کمزور اور امن پسند جماعت کے افراد کو اُن کے مذہبی مرکز میں جانے کی اجازت دیدیا کرے تو اس کی یہ حرکت دنیا میں اس کی عزت کا موجب ہوگی۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرے گی تو وہ دنیا کی نظروں میں ذلیل ہوگی۔ بہرحال

مظلوم اور کمزور کی مدد

دنیا کیا ہی کرتی ہے۔ میں جب علاج کے لئے انگلستان گیا تو رستہ میں شام میں کچھ دیر کے لئے ٹھہرا۔ وہاں ایک عورت مجھے ملنے کے لئے آئی۔ اس نے بتایا کہ حکومتِ اسرائیل میرے خاوند کو یہاں آنے نہیں دیتی۔ اس کے بعد جب مَیں انگلستان گیا تو ایک اخبار کا نمائندہ مجھے ملنے کے لئے آیا۔ اس اخبار کی اشاعت دس لاکھ تھی اور اب دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ اس سے مَیں نے سرسری ذکر کیا تو اس نے کہا یو این او میں میرے تعلقات ہیں اگر آپ کوائف مہیا کردیں تو مَیں اسرائیل گورنمنٹ سے جواب طلب کرواؤں گا۔ مَیں نے کہا مَیں کوائف تو مہیا کرسکتا ہوں۔ مگر مَیں سیاسی آدمی نہیں ہوں اور کسی قوم سے مَیں ٹکر لینا نہیں چاہتا۔ ہمارا خدا موجود ہے اگر وہ مدد دینا چاہے تو اسرائیل کی حکومت کو ہی ذم کرسکتا ہے۔ اور اس طرح ناجائز قسم کی پابندیاں اٹھائی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح اگر اللہ تعالےٰ پنڈت نہرو اور اُن کی حکومت کو نرم کردے اور ان کے دلوں پر اثر ڈالدے اور وہ احمدیوں سے نیک سلوک کرنے لگ جائیں تو پرتاپ کیا کرسکتا ہے۔ لیکن اگر پرتاپ کے ایڈیٹر کو اس بات کا خیال ہے کہ وہ حکومت کو ہمارے خلاف اُکسا کر ہمارے لئے مشکلات پیدا کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔ تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے کہ

جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت ہے

پرتاپ جس حکومت کے کھونٹے پر ناچ رہا ہے اس کی گردن بھی اسی طرح خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے جس طرح ایک کمزور سے کمزور انسان کی گردن۔ وہ اپنے ملک سے غداری کررہا ہے اور اُسے خدا تعالےٰ سے لڑا رہا ہے۔ اور اس کا ملک یقیناً خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں شکست کھائے گا۔ جیتے گا نہیں۔ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لڑنے کے لئے تیار ہوگیا تھا تو کیا وہ جیت گیا تھا؟ جیتے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی تھے اور شکست فرعون کو ہی نصیب ہوئی تھی۔ اسی طرح اگر بھارت پرتاپ کے کہنے پر خدا تعالےٰ سے لڑائی کرنے کے لئے تیار ہوگیا تو اُسے اس کے مقابلہ میں حقیر چوہے کی طرح گرنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ بہرحال پرتاپ اپنے ملک سے غداری کررہا ہے اور ہندوستان کی حکومت کو خدا تعالےٰ سے لڑانا چاہتا ہے۔ اور اگر

ہندوستان کی حکومت

پرتاپ کی بات مان لے گی تو وہ یاد رکھے، خدا تعالےٰ کی غیرت بھڑکے گی اور اس کی فوجیں میدان میں اُتر آئیں گی۔ ہندوستان کی آبادی گو ۴۵ کروڑ کی ہے لیکن خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ بھی اس ساری آبادی پر غالب آسکتا ہے۔ پس اگر خدا تعالےٰ فرشتوں کی فوجیں نازل نہ کرے صرف ایک فرشتہ ہی اُتار دے تو وہ بھارت کو غارت کردے گا۔ عاد اور ثمود کی عظیم قومیں خدا تعالےٰ کی جماعتوں سے ٹکرائیں تو کیا وہ قائم رہیں؟ خدا تعالےٰ نے انہیں تباہ کرکے رکھ دیا۔ پھر بھارت کی خدا تعالیٰ کے سامنے حیثیت ہی کیا ہے۔ اگر اس نے سر اٹھایا تو اس کا حشر بھی عاد اور ثمود کا سا ہوگا۔ بہار میں جب زلزلہ آیا تو اُس وقت کانگرس موجود تھی۔ پھر کیا اس نے بہار کو بچالیا تھا؟ پنجاب میں زلزلہ آیا تو کیا اُس وقت کانگرس نے پنجاب کو بچالیا تھا؟ اب بھی اگر خدا تعالےٰ کوئی زلزلہ بھیج دے تو بھارت کو کون بچاسکتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے غضب سے

صرف ایک ہی چیز بچاسکتی ہے

اور وہ استغفار اور ظلم سے اجتناب کرنا ہے اگر ہندوستان کو یہ خیال ہے کہ اس کے ساتھ بڑی طاقتیں ہیں تو یہ بات اسے فائدہ نہیں دے سکتی۔ اگر ساری دُنیا بھی اس کے ساتھ ہو تب بھی وہ بچ نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ بڑی سے بڑی طاقت بھی ٹکڑے ٹکڑے کرسکتا ہے۔ مثلاً روس اگر چاند پر راکٹ پھینکنے میں کامیاب بھی ہوجائے تو کیا ہوا۔ جس خدا نے چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ہے وہ روس کو بھی تباہ کرسکتا ہے۔ بہرحال خدا تعالےٰ کا مقابلہ اچھا نتیجہ نہیں پیدا کیا کرتا۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے

زمین اور آسمان اُس کی مُٹھی میں ہیں۔ اور روس تو دنیا کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ وہ تو چاند پر راکٹ پھینکنے پر فخر کررہا ہے لیکن خدا تعالےٰ کی مُٹھی میں سب چیزیں ہیں۔ وہ چاند اور دوسرے ستاروں کو بھی پیس سکتا ہے۔ اور جب وہ چاند اور دوسرے ستاروں کو بھی پیس سکتا ہے تو وہ کسی ملک کو بھی چاہے وہ روس ہی ہو پیس سکتا ہے۔ پس کسی طاقت کی مدد پر ہندوستان کا غرور اور فخر کرنا لغو بات ہے۔ اگر مشرق اور مغرب کی تمام طاقتیں بھی بھارت کی مدد کریں تو وہ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں جیت نہیں سکتا۔ وہ اس کے مقابلہ میں بہرحال تباہ ہوگا۔ اس کے لئے تباہی سے بچنے کا صرف ایک ہی رستہ ہے کہ وہ کمزوروں پر ظلم نہ کرے اور اُن کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دے۔ بہرحال خدا کے مقابلہ میں اپنے ملک کی حکومت کو کھڑا کرنا اس سے غداری کرنے کے مترادف ہے۔ پرتاپ ہم پر اعتراض کرتا ہے لیکن دراصل وہ اپنی حکومت کو خدا کے مقابلہ میں کھڑا کررہا ہے۔ ہم ہندوستان کے دشمن نہیں پرتاپ ہندوستان کا دشمن ہے جو اُسے ایسے مقام پر کھڑا کرنا چاہتا ہے جہاں وہ خدا تعالےٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ مَیں

پرتاپ کو نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ میرے احسان کو یاد رکھے اور جماعت کے خلاف غلط پروپیگنڈا کرنے سے باز آئے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے جب آریوں نے اس پر رکیک حملے کئے تھے تو مَیں نے ان کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ اب پرتاپ اس بات کو تو بھول گیا۔ اور اُسے صرف یہ بات یاد رہ گئی کہ ہم نے قادیان میں احمدیوں کو قتل نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سُنایا کرتے تھے کہ کسی کے ہاں کوئی مہمان آیا۔ میزبان نے مہمان کی بہت خاطر مدارات کی اور کہا آپ کا یہ احسان تھا کہ آپ میرے گھر آئے اور مجھے خدمت کا موقع دیا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ مَیں آپ کی پوری خدمت نہیں کرسکا۔ مہمان کہنے لگا۔ آپ مجھ پر اتنا احسان نہ جتائیں آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ مَیں نے آپ پر احسان کیا ہے۔ جب آپ میرے لئے کھانا لینے جاتے تھے تو اس وقت اگر مَیں آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا تو آپ کیا کرسکتے تھے۔ اسی طرح پرتاپ ہمارے احسانات کو تو بھول گیا۔ اور اُسے صرف یہ بات یاد رہی کہ ہم نے قادیان والوں کو قتل نہیں کیا +

وقفِ جدید کے وعدے

اور

ایک گذارش

احبابِ جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وعدہ جات وقفِ جدید لکھواتے وقت یہ امر ملحوظِ خاطر رہے کہ جس جماعت میں انہوں نے وعدہ دیا ہے ادائیگی کے وقت اس کا حوالہ ضرور دیں کہ یہ **وعدہ** فلاں جگہ سے بھیجا گیا تھا۔

نیز بعض دوست ایک جماعت میں وعدہ دینے کے بعد دوسری جگہوں سے بھی اپنا وعدہ بھیج دیتے ہیں۔ اس طرح دفتر کو شمار کرنے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور غلطی کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔

براہِ کرم اِن مختصر لیکن اہم امور کا خیال فرماویں۔ تا حسابات میں گڑبڑ کو حتی الامکان رفع کیا جاسکے +

(انچارج دفتر وقفِ جدید ربوہ)

مطالبہ وقف زندگی

"تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کیلئے ہیں"

(از مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی واقف زندگی)

نوٹ:۔ یہ مضمون اس جلسہ میں پڑھا گیا جو مورخہ ۲۷ دسمبر کی شب کو مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو اسی غرض کے لئے دنیا میں بھیجتا ہے تا وہ بنی نوع انسان کو علم و حکمت سکھائیں اور اپنی روحانی تاثیر اور قوت قدسیہ کے ساتھ ان کے نفسوں سے تمام قسم کی آلائشوں کو دور کر کے خدائے واحد کی قادرانہ ہستی پر ان کے ایمان کو مضبوط و مستحکم کریں۔ چنانچہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ جلد ہی انبیاء کو سچے اور مخلص مومنوں کی ایک جماعت عطا فرما دیتا ہے۔ جو نبی کے انصار و مددگار ہوتے ہیں اور نبی کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور معجزات کو دیکھ کر ان کے دلوں میں مستحکم ایمان پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے نبی کی آمد کے مقصد کے حصول کی خاطر وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے

ہمارے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مامور بنا کر اسی غرض کے لئے دنیا میں بھیجا تا وہ اسلام کو جس پر تمام مذاہب باطلہ حملہ آور ہو رہے تھے ایک بار پھر دنیا میں زندہ کریں تا اسی کو وہی شوکت اور عظمت حاصل ہو جو قرون اولیٰ میں اسے حاصل تھی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکتوبر ۱۹۰۷ء کو جماعت کے مخلصین سے زندگی وقف کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت رسول کریم صلعم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے بلکہ وہ خاص دین کے ہی ہو گئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے واعظین اور مبلغین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت دنیا کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلعم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا۔ نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اسی سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اسی کے لئے وقف کر دے متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے ....."

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جاوے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھاویں اور ہر جگہ پر نکل پھریں اور خدا کی بات پہنچائیں۔"

چنانچہ حضور علیہ السلام کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت میاں محمد حسن صاحب رضی اللہ عنہ (والد محترم مولوی رحمت علی صاحب مرحوم)۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اور صوفی غلام محمد صاحب رضوان اللہ علیہم اور محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور محترم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم وغیرہ اصحاب نے اپنی زندگیوں کو خدمت اسلام کی خاطر وقف کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی حیات طیبہ میں خدمت اسلام کا عظیم الشان کام سرانجام دیا اور فتح اسلام کا بیج اپنے مقدس ہاتھوں سے بو دیا۔ اور خدا تعالیٰ سے علم پا کر پیشگوئی فرمائی کہ یہ بیج ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر کے بڑھے گا اور پھیلے گا اور پھولے گا اور پھلے گا جو اسے روک سکے اور کوئی نہیں۔

چنانچہ آپ کے لگائے ہوئے اس درخت کی آبیاری کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق پہلے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو اور پھر حضرت فضل عمر المصلح الموعود کو منتخب فرمایا۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ الودود نے اللہ تعالیٰ کی خاص راہنمائی اور منشاء کے مطابق تحریک جدید کا نظام قائم کر کے جماعت کے سامنے چند مطالبات پیش کئے اور ان مطالبات میں سے وقف زندگی کا مطالبہ اہم ترین مطالبہ ہے جس کو بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"جس دن سے تم یہ سمجھ لو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔"

(خطبہ جمعہ ۱۱ فروری ۱۹۳۵ء)

وقف زندگی کا مطالبہ یقیناً بظاہر ایک تلخ گھونٹ دکھائی دیتا ہے۔ اپنے اعزا و اقرباء کی جدائی کے صدمات سہنا اور دور دراز ممالک میں پھر کر سفر کے مصائب جھیلنا اور نہایت قلیل سے گذارہ پر قناعت کرنا ہر کہ و مہ کے بس کا روگ نہیں۔ لیکن جب انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قادر مطلق ہستی پر زندہ ایمان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب آخرت کی جزا و سزا اس کے لئے محض ایک جذباتی تصور کی حد تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ ایک مسلمہ حقیقت بن جاتی ہے تو اس وقت علائق و مشکلات کے یہ تمام روڑے خود بخود ہی رستہ سے ہٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خار مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

وقف زندگی کا مطالبہ جہاں قومی بقا کیلئے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ کوئی قوم اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتی جب تک کہ اس میں واقفین کی ایک جماعت نہ ہو وہاں وقف زندگی کا مطالبہ انسان کے لئے انفرادی حیثیت سے بھی بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے:۔

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ واقفین زندگی وہ لوگ ہیں جن کے لئے خلیفہ وقت خود راتوں کی تنہائیوں میں اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔ "جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ ادنیٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ہے بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے۔" (خطبہ جمعہ ۲ دسمبر ۱۹۳۵ء)

پھر اس مفہوم کو اپنے منظوم کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں:۔

وقف کرنا جاں کا ہے سب سے کمال
جو ہو صادق وقف میں ہے بے مثال
چمکیں گے واقف کبھی مانند بدر
آج دنیا کی نظر میں ہیں ہلال

وقف زندگی بے شک بہت بڑی عظمت کی شان ہے مگر اس کی اہمیت و عظمت کا محض قائل ہو جانا ہی کافی نہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اس بات کو یاد رکھیں کہ وقف کی بڑی اہمیت ہے۔ اس لئے چاہئے آپ کوشش کریں اچھی طرح سوچ سمجھ کر پیش کریں۔" (خطبہ جمعہ یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء)

اے احمدی نوجوانو! تم وہ خوش قسمت وجود ہو جنہیں خدا نے اپنے مامور کے موعود خلیفہ کے عہد سعید میں پیدا کیا۔ آؤ اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہو۔ خلیفۂ وقت تمہیں پکار پکار کر بلا رہا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے۔ اور خدا نے تم کو اور تم کو ہاں تم کو اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کی ہے۔"

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون کو اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر و توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آ جائے۔ اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔"

"پس میرے پیچھے چلو میں جو کچھ کہہ رہا ہوں خدا کہہ رہا ہے۔ یہ میری آواز نہیں میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تا تم دنیا میں عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء)

درخواست دعا

میرے بھائی صاحب نے کیشن ایف فورس کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ میرے بھائی صاحب کو اللہ تعالیٰ ہر امتحان میں کامیابی عطا فرماوے۔ آمین

خاکسار رشید (رشید احمد خالد)
معرفت چک ۸۸ / JB ضلع لائلپور

نقد و تبصرہ

مکرم حکیم محمد عبداللطیف صاحب شاہد تاجر کتب گوالمنڈی بازار گوالمنڈی لاہور کو مفید دینی کتب اور بالخصوص سلسلہ کا نایاب اور قدیم لٹریچر شائع کرنے کا خاص شوق ہے۔ حال ہی میں آپ نے متعدد اہم اور ضروری کتب شائع کی ہیں ان میں سے بعض ایسی ہیں جو ایک لمبے عرصہ سے نایاب تھیں

"شہید الحق" مصنفہ محترم قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور ڈویژن۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ صفحات ۱۶۴۔ ایڈیشن دوم

یہ کتاب ان شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستان ہے جو افغانستان کی سرزمین میں محض قبول حق کی وجہ سے شہید کئے گئے۔ کتاب چار ابواب اور ہر باب کئی فصلوں پر مشتمل ہے۔ باب اوّل میں امیر عبدالرحمٰن خان کی تخت نشینی اور افغانستان میں احمدیت کے اوّلین شہید حضرت ملا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر ہے۔

باب دوم امیر حبیب اللہ خاں کے عہد حکومت میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے قبول احمدیت اور شہادت کے تفصیلی حالات پر مشتمل ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کس طرح حیرت انگیز طور پر پوری ہوئیں۔

باب سوم میں امیر امان اللہ خان کے عہد حکومت میں حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب و حضرت مولوی عبدالحکیم صاحب و حضرت قاری نور علی صاحب کی شہادت اور بعد کے حالات درج ہیں۔

باب چہارم میں امان اللہ خاں کے تنزل اور بچہ سقہ کے عروج اور ہلاکت اور بعد کے حالات درج ہیں۔ نیز چند اور شہدائے احمدیت کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ شہدائے احمدیت کے حالات سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک اہم جزو ہیں۔ محترم قاضی محمد یوسف صاحب شکریہ کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے ان حالات کو محفوظ کر دیا۔ احباب کو کثرت کے ساتھ اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لینا چاہئے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ہے پبلشر سے مل سکتی ہے۔

(۲) افتخار الحق یا انعامات خداوند کریم مصنفہ حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ضخامت ۲۰۱ صفحات۔ قیمت تین روپے

حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے برادر نسبتی اور حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ موجد قاعدہ یسرنا القرآن کے برادر اکبر اور سلسلہ احمدیہ کے قدیم بزرگوں میں سے تھے۔ زیر نظر کتاب پند و نصائح پر مشتمل ہے۔ جو انہوں نے نہایت دردمند دل کے ساتھ تحریر فرمائیں۔ یہی وجہ ہے کہ دل پر گہرا اثر کرتی ہیں۔ اپنی اصلاح اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ مصنف مرحوم نے خود تحریر فرمایا ہے:۔

"میرے دل میں یہ نیت آئی کہ ایسی باتیں لکھی جائیں جو خلق اللہ کو نفع دیں ..... عبارت عام فہم اور آسان اردو میں ہو۔ اور پیرایہ ایسا ہو جیسے کسی سے زبانی باتیں کرتا ہے ..... جو کچھ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے حتی الوسع دلی اخلاص محبت اور نیک نیتی سے لکھا تا بندگان الٰہی کو اس سے نفع ہو۔"

کتاب کا ابتدائی حصہ جس میں حضرت پیر صاحب مرحوم نے اپنے کچھ ذاتی حالات بھی بیان کئے ہیں پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اب اسے مکمل صورت میں پہلی مرتبہ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ تین روپے ہے جو ضخامت کے اعتبار سے یقیناً زیادہ نہیں ہے پبلشر سے مل سکتی ہے۔

(۳) سی حرفی جام وحدت و گلدستہ احمدی از حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی — یہ ہر دو سی حرفیاں پہلی بار ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی تھیں اور جماعت میں مقبول ہوئی تھیں۔ سی حرفی گلدستہ احمدی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں ہے۔ خود حضور علیہ السلام کی خدمت میں حضرت مولانا راجیکی صاحب نے پڑھ کر سنانے کی سعادت حاصل کی تھی۔ سی حرفی جام وحدت ایک پیر صاحب کے اعتراض کے جواب میں حضرت مولوی صاحب نے لکھی تھی۔ اور ضلع گجرات میں اس کی بہت شہرت ہوئی تھی ہر دو سی حرفیوں کی معنوی اور فنی خوبیوں کے لئے فاضل [illegible]

چار آنے میں دونوں سی حرفیاں مل سکتی ہیں

(۴) احمدی جنتری قیمت ۸ مر فی نسخہ

مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ پاکستان کی احمدی جنتری کا یہ ۳۲ واں سال ہے ۳۰ سال تک قادیان سے چھپتی رہی اب ۲ سال سے پاکستان سے شائع ہوتی ہے ہر سال اس میں مفید کارآمد دلچسپ اور تبلیغی تربیتی اخلاقی مذہبی مضامین درج ہوتے ہیں جن سے احمدی احباب کے علاوہ دوسرے احباب بھی فائدہ اٹھاتے ہیں یہ لا تحفہ یقیناً [illegible]

دورہ انسپکٹر وصایا

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو ضلع گجرات و ضلع جہلم کے دورہ کے لئے مورخہ ۱۳/۱/۵۹ سے بھیجا جا رہا ہے۔ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ و احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر انسپکٹر صاحب وصایا کے کام میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

انسپکٹر صاحب کا کام نئی وصایا کی تحریک کرنا۔ بقایا دار احباب سے بقایا کا مطالبہ کرنا۔ اور بلا تفصیل رقوم کی تفصیل حاصل کرنا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قرارداد تعزیت

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس منعقدہ مورخہ ۱۰/۱ بروز ہفتہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم والدہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ و مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن — ربوہ)

معذرت اور شکریہ

میرے نوجوان، نیک بخت اور صالح بیٹے محمد احمد اظہر کے حادثہ اور وفات پر خویش، اقرباء اور احمدی احباب کی طرف سے اس قدر خطوط و تاریں موصول ہوئی ہیں۔ کہ میرے لئے فرداً فرداً ان کا جواب دینا ناممکن ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان میں ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اہلیہ کو صبر کرنے کی اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بہتر صورت میں نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(غمزدہ محمد ذکاء اللہ خاں بی۔اے پتوکی۔ ضلع لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار عرصہ تین ماہ سے مشکلات میں مبتلا ہے اور ایک مقدمہ میں بھی ماخوذ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مشکل کشائی فرمائے

(صدر الدین احمد پریذیڈنٹ حلقہ جنوبی کراچی)

۲۔ میری نسبتی بہن ایک عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر اور دمہ بیمار ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(عبدالرشید سیکرٹری مال۔ بھاٹی دروازہ لاہور)

دعائے مغفرت

میری بڑی ہمشیرہ رحمت بی بی صاحبہ ۸ جنوری کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور جملہ عزیزان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حکیم علی احمد معلم موضع کرنولی الکی ... [illegible]

(ضلع شیخوپورہ)

برآمدی بونس سکیم کے قواعد اور طریق کار کا اعلان کر دیا گیا

ہر سال دس کروڑ روپے کا زرمبادلہ مل سکے گا

کراچی ۱۴ جنوری - کل ۱۵ جنوری سے ملکی تجارت کے لئے جو برآمدی بونس سکیم نافذ ہو رہی ہے مرکزی حکومت نے اس کے قواعد اور طریق کار کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان ۲۱۹ اشیاء کی فہرست بھی شائع کی گئی ہے۔ جنہیں متعلقہ اشیاء کی برآمد سے حاصل کردہ بونس لائسنسوں کے بدلے میں درآمد کیا جائے گا۔

آج مرکزی وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے پریس کانفرنس میں اس سلسلے میں حکومت کی نئی تجارتی پالیسی کا باقاعدہ اعلان کیا۔ اور کہا کہ اس پالیسی سے ملک میں آزادانہ معیشت کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ نئی پالیسی سابق طرز عمل سے مکمل طور پر انحراف کر کے طے کی گئی ہے اور اس کی بدولت درآمدی تجارت سے جاگیرداروں کا طبقہ ختم ہو جائے گا۔ نیز پاکستان کو تیار شدہ اشیاء کی برآمد کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔

وزیر تجارت نے کہا کہ نئی تجارتی پالیسی کے تحت جس کا مرکزی نقطہ برآمدی بونس سکیم ہے۔ سالانہ دس کروڑ روپے کی مالیت کا غیر ملکی زرمبادلہ تاجر طبقے کی تحویل میں چلا جائے گا۔ اور اس رقم کا استعمال بھی زیادہ تر ان کی اپنی مرضی پر منحصر ہوگا۔

آپ نے مزید بتایا کہ چونکہ بونس لائسنس عمومی اور قابل انتقال حیثیت کے ہوں گے اس لئے انہیں یہ اختیار ہوگا۔ ۲۱۹ اشیاء پر مشتمل منظور شدہ اور وسیع فہرست میں سے جو اشیاء بھی وہ چاہیں برآمد کریں۔

مسٹر بھٹو نے اعلان کیا کہ جن مخصوص اشیاء کے لئے خاص ناقابل انتقال درآمدی لائسنس بدستور جاری کئے جائیں گے۔ ان کی فہرست اگلے ماہ کے آغاز میں شائع کر دی جائے گی۔ آپ نے کہا نئی سکیم کے اجراء کے باوجود یہ تجویز کیا گیا ہے کہ مخصوص اشیاء کے لئے خصوصی لائسنسوں کا اجراء بدستور برقرار رہیگا۔ کیونکہ مکمل طور پر ضابطوں کی پابند معیشت کو چھوڑ کر آزادانہ معیشت تک پہنچنے کے لئے کئی مرحلوں سے گزرنا ہے۔

آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ خاص لائسنسوں کے معاملہ میں کیٹیگریز کا سسٹم خاصی حد تک قائم رکھا جائے گا۔ لیکن بونس لائسنسوں کے معاملہ میں یہ سسٹم بالکل ختم کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا نئی تجارتی پالیسی کے نفاذ کے بعد بھی قیمتوں پر کنٹرول جاری رکھا جائے گا۔ کیونکہ اس طریق کار سے درآمدی لائسنسوں کے بہت زیادہ قیمتوں پر فروخت ہونے کا امکان نہیں رہے گا۔ آپ نے واضح کیا کہ قیمتوں پر کنٹرول ایک عارضی مرحلہ ہے اور جس جس طرح افراط زر ختم ہوتا جائے گا۔ اور حالات معمول پر آتے جائیں گے۔ قیمتوں پر کنٹرول بھی بتدریج ختم ہوتا جائے گا۔

قواعد اور طریق کار

سرکاری اعلان کے مطابق کل (۱۵ جنوری) سے جو برآمدی بونس سکیم نافذ ہو رہی ہے اس کے قواعد و طریق کار حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) اس سکیم کا اطلاق پاکستان کی ان تمام اشیاء اور مصنوعات پر ہوگا۔ جن کی برآمد کی وقتاً فوقتاً اجازت دی جائے گی۔ اس میں حسب ذیل اشیاء شامل نہیں ہوں گی۔

خام پٹ سن۔ خام کپاس۔ چمڑے اور کھالیں (بھیڑ بکریوں کی کھالیں ان میں شامل ہوں گی۔ البتہ فر اور رینگنے والے جانوروں کی کھالیں شامل نہیں ہوں گی) اون۔ چاول اور چائے۔ ان اشیاء کی صرف ان شپ منٹس پر بونس کمایا جا سکے گا۔ جو ۱۵ جنوری ۵۹ء کو یا اس کے بعد ہوئی ہوں۔

(۲) اس سکیم میں شامل اشیاء کے برآمد کنندگان ایسے واؤچر حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے جن سے انہیں حسب ذیل کے مساوی مالیت کا بونس حاصل کرنے کا حق حاصل ہو جائے گا:۔

(۱) پٹ سن اور کپاس کی تیار شدہ اشیاء کے سوا تمام تیار شدہ اشیاء کی برآمد سے حاصل کردہ ایف۔ او۔ بی کا چالیس فی صد۔

(ب) پٹ سن اور کپاس کی تیار شدہ اشیاء سمیت باقی تمام قسموں کی برآمد سے حاصل کردہ ایف او بی مالیت کا بیس فیصد

(ج) جدول ۱ (منسلکہ) میں جن سروسز اینڈ سٹریز کی تفصیل دی گئی ہے۔ ان کے حاصل کردہ کل زرمبادلہ کا بیس فی صد۔ جو تجارت تبادلہ اجناس کی بنیاد پر ہو۔ روپے میں ادائیگی کے حساب میں ہو یا سرحدی تجارت ہو۔ یا ان انتظامات کے تحت ہو۔ جن سے زرمبادلہ حاصل نہیں ہوتا۔ ان کے ماتحت برآمد پر بونس حاصل نہیں ہو سکے گا۔

(۴) اس سکیم میں جتنی آئٹمیں شامل ہیں۔ ان کے برآمد کنندگان جو بھی کھیپ بحری جہاز یا دیگر ذرائع سے دوسرے ممالک کو بھیجیں وہ اصل جی۔ آر۔ پی / آئی۔ آر۔ پی کی ایک زائد نقل رسید طلب رجسٹرڈ خط کے ذریعہ مرکزی حکومت کے محکمہ تجارتی توسیع اور کمرشل انٹیلی جنس کو بھجوائیں۔ مشرقی پاکستان سے ایسے خطوط اس محکمہ کے دفتر واقع ڈھاکہ کو بھیجے جائیں۔ یہ نقول کسٹم کے حکام اور غیر ملکی زرمبادلہ کے با اختیار ڈیلروں کی مکمل کردہ ہونی چاہئیں۔

(۵) برآمد کنندگان یا ایکسچینج حاصل کرنے والوں کے لئے ضروری ہوگا کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے جی۔ آر۔ پی / آئی۔ آر۔ پی طریق کار کے مطابق سکیم کے تحت آنے والی برآمدات کے سلسلہ میں حاصل شدہ ایکسچینج بلوں کی مدت کار کے خاتمہ یا مذکورہ بالا پیرا ۳ کی دفعہ "ج" میں بیان کردہ سروسز کے حساب میں زرمبادلہ حاصل ہونے کے بعد ایک ماہ کے اندر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی متعلقہ شاخ کے اسسٹنٹ ایکسچینج کنٹرولر کو اس مطلب کی درخواست بھیجیں کہ متعلقہ مالیت کے بونس کے استحقاق کے واؤچر جاری کر دئے جائیں۔ بونس کی حقداری کے واؤچر صرف پانچ سو روپے یا اس کے حاصل ضرب کے لئے جاری کئے جائیں گے۔ اور ان کو آزادانہ طور پر منتقل کیا جا سکے گا۔

(۶) جن لوگوں کے پاس واؤچر ہوں گے۔ انہیں ہر واؤچر وصول ہونے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر درآمدی لائسنسوں کے اجراء کے لئے درخواست گزارنی ہوگی۔

یہ درخواستیں ان فارموں پر آنی چاہئیں جو تجارتی درآمد کنندگان کے لئے مقرر ہیں۔ اصل واؤچر ان کے ساتھ منسلک کئے جائیں اور انہیں کراچی میں درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر کے نام یا چٹاگانگ میں درآمد و برآمد کے کنٹرولر کے نام ارسال کیا جائے۔ یہ درخواستیں رجسٹرڈ رسید طلب لفافوں میں آنی چاہئیں۔ اور ان لفافوں پر "برآمدی بونس سکیم" صاف طور پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے۔

(۷) (۱) سکیم کے تحت درآمدی لائسنس ان آئیٹموں کے لئے جاری کئے جائیں گے جن کا ذکر جدول ۲ منسلکہ میں کیا گیا ہے۔ ان درآمدی لائسنسوں پر ربڑ کی مہر کے ذریعے "اکونٹ ۱" لکھا ہوگا۔ جن کی بدولت دوسرے لائسنسوں سے اس کا امتیاز کیا جا سکے گا۔ اور ان کے ذریعے پاکستان بھر میں درآمدات ہو سکیں گی۔

یہ لائسنس قابل انتقال ہوں گے اور تاریخ اجراء سے چھ ماہ تک کے لئے کارآمد ہوں گے۔

(ب) جن لوگوں کے پاس یہ لائسنس ہوں گے انہیں درآمد کنندگان و برآمد کنندگان کی رجسٹریشن کے آرڈر مجریہ ۱۹۵۲ء کی دفعہ ۳ کی پابندیوں سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

(۸) اس سکیم کے تحت جو مال درآمد کیا جائے گا اس پر ہر اس کنٹرول کا اطلاق ہوگا۔ جو وقتاً فوقتاً ملک میں نافذ ہوگا

(۹) (۱) پاکستان کے باشندے یا وہ فرمیں جن میں پاکستانی باشندوں کے پچاس فی صد سے زائد مفادات ہوں۔ جو بونس انٹائٹلمنٹ حاصل کریں گے۔ اس کا ایک حصہ حسب ذیل کے لئے استعمال کیا جا سکے گا۔

۱۔ دوسرے ملکوں میں دورے کرنے کے لئے پچاس ہزار روپے سالانہ تک۔

۲۔ حکومت کی منظوری سے دوسرے ممالک میں برانچ دفاتر قائم کرنے اور بحال رکھنے کے لئے دو لاکھ روپے سالانہ تک۔

یہ رقم پیرا ۲ ۹ کے تحت بونس انٹائٹلمنٹ کے اڑھائی فی صد سے اور پیرا ۳ ب اور ج کے تحت انٹائٹلمنٹ کے پانچ فی صد سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔

(ب) یہ کوٹے اتنی مدت کے لئے قابل حصول ہوں گے۔ جو بارہ ماہ سے زائد نہیں ہوگی۔ اس مدت کے بعد وہ سٹیٹ بنک کے حق میں کالعدم ہو جائیں گے۔

(ج) سفر کے لئے کوٹا ناقابل انتقال ہوگا لیکن جو کوٹا برانچ دفاتر کی غرض سے مقرر ہے۔ وہ ان افراد کے نام قابل انتقال ہوگا۔ جن کا ذکر (۱) میں کیا گیا ہے۔

(د) جو لوگ اس سہولت کے حقدار ہوں اور اس سے کام لینا چاہتے ہوں۔ انہیں مطلوبہ مالیت کے بونس انٹائٹلمنٹ واؤچر سٹیٹ بنک کے حوالے کرنے چاہئیں تاکہ ان کے زرمبادلہ کا اجراء ہو سکے۔

(۱۰) حکومت اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ وہ اس سکیم میں کسی بھی وقت کوئی تبدیلی کرے۔ جس کے تحت اس میں کوئی اضافہ تخفیف یا ترمیم کرے جسے وہ ضروری سمجھتی ہو یا اسے بالکل ہی ختم کر دے۔ یہ تبدیلیاں صرف اس تاریخ سے مؤثر ہوں گی اور حاصل کردہ ایکسچینج انٹائٹلمنٹ پر ان کا اطلاق ہوگا۔ جس تاریخ کو سرکاری گزٹ میں ان کا اعلان کیا گیا ہو۔ حکومت کو یہ حق بھی حاصل رہے گا کہ وہ خصوصی مستحق کیسوں کے معاملہ میں ان قواعد میں نرمی اختیار کرے

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نئے آئین کے تحت عام انتخابات دو سال تک ہو جانے کی توقع

کراچی کے وکلاء سے صدر جنرل محمد ایوب کا خطاب

کراچی ۱۶ جنوری - صدر جنرل محمد ایوب خاں نے کل اعلان کیا ہے کہ ملک کو تیزی کے ساتھ ایک نمائندہ حکومت کے قیام کے لئے تیار کیا جا رہا ہے - آپ نے کہا ملک کو بہت جلد ایک ایسا آئین مہیا کیا جائے گا جو ملک کے مناسب حال ہوگا اور یہاں استحکام پیدا کرے گا - اس آئین کے تحت انتخابات جلد ہوں گے -

کل کراچی ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے صدر کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ ملک کو آئین جلد مہیا کرنے کی شدید ضرورت ہے -

صدر نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا میں آئین کی جلد تکمیل کا آپ سے بھی زیادہ خواہشمند ہوں - لیکن اس جلدی پر بھی آخر کچھ وقت لگے گا - صدر نے یقین دلایا کہ ملک کے لئے آئین تشکیل کرنے کی غرض سے بہترین صلاحیت اور اہلیت رکھنے والے افراد منتخب کئے جائیں گے - اور جب یہ آئین مکمل ہو جائے گا تو اس کے تحت عام انتخابات کرائے جائیں گے - آپ نے کہا یہ آئین ایسا ہونا چاہئے جو ملک کے حالات کے مطابق ہو اور اس سے ملک میں سیاسی عدم استحکام کسی طرح نہ آنے پائے -

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق صدر نے قانون کمیشن، تعلیمی کمیشن اور زرعی اصلاحات کمیشن کا تذکرہ کرنے کے بعد کہا کہ سرکاری ملازمین کے حالات بہتر بنانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جا رہی ہے - نیز مہاجرین کی آبادکاری کا کام تیزی سے ہو رہا ہے - اگر موزوں افراد کی کمی نہ ہوتی تو مزید کمیشن بھی مقرر کئے جاتے آپ نے کہا یہ سارا کام پوری تیزی سے اور ایک خاص مقصد کے تحت ہو رہا ہے -

جونہی ہم سمجھیں گے کہ بنیادی کام ہو گیا ہے آئینی کمیشن مقرر کر دیا جائے گا - جو بہترین ماہرین پر مشتمل ہوگا - یہ کمیشن جس آئین کی سفارش کرے گا - اسی کے تحت آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات ہوں گے - صدر نے واضح کیا کہ اس سارے کام کی تکمیل میں دو سال کا عرصہ لگ جائے گا -

قانون کی حکمرانی

صدر نے کہا کہ ملک میں قانون کی حکمرانی اب بھی قائم ہے اور حکومت عدلیہ کی آزادی کو پوری طرح محفوظ رکھ رہی ہے - ہم قانون کی عملداری کے پابند ہیں - اور یہی صورت قائم رکھنا چاہتے ہیں - آپ نے واضح کیا کہ پاکستان میں عدالتوں کو ویسے ہی اختیارات حاصل ہیں جیسے ہمارے خیال میں کسی بھی دوسرے ملک میں ہیں

دعائے صحت

خاکسار کی اہلیہ ۱۷ روز سے بیمار ہو رہی ہیں بیمار رہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں - نیز اگر کسی صاحب کو کوئی مجرب نسخہ یونانی یا ہومیوپیتھی کا معلوم ہو تو ارسال فرمائیں۔ ممنون ہوں گا -

عبدالرحمٰن شاکر
کلرک نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

ولادت

مورخہ ۱۵ جنوری ۵۹ء بروز جمعرات بوقت دس بجے شب مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو اللہ تعالیٰ نے تین بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور دین و دنیا کی نعماء سے متمتع فرمائے - آمین

کامیابی

میری چھوٹی ہمشیرہ ڈاکٹر مس عطیہ نسیم صاحبہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم بی بی ایس کے فائنل امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کی ہے - دوستوں سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو اس کے لئے نیز تمام سلسلہ کے لئے بابرکت کرے نیز بڑے بھائی چوہدری عبدالسمیع صاحب خادم بی کام نے آر۔ اے کا امتحان دیا ہے اور چھوٹے بھائی چوہدری عبدالباسط نے امسال فائنل ایئر ایم بی۔ بی ایس کا امتحان دینا ہے ان کی کامیابی کے لئے دوستوں سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار عبدالرشید چوہدری بی کام ایل ایل بی ایڈووکیٹ ۱۵ ارفورڈ سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور

نوٹ:۔ الفضل مورخہ ۲ جنوری میں یہ اعلان غلط شائع ہو گیا تھا۔ اس لئے دوبارہ دیا جا رہا ہے۔

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے فضل الرحیم صدیقی کا نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت محمد اسمٰعیل صاحب معتبر کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ دسمبر ۵۸ء کو مسجد مبارک میں پڑھا اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی - اور مورخہ ۱۱ جنوری ۵۹ء کو دعوتِ ولیمہ راولپنڈی میں دی گئی - بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو موجب خیر و برکت و مثمر ثمرات حسنہ بنا دے - آمین

محمد اسمٰعیل صدیقی باڈی بلڈرز ڈلہوزی روڈ
راولپنڈی چھاؤنی

تصحیح

بحوالہ روئیداد جلسہ تقسیم انعامات مطابق الفضل ۱۳ جنوری ۵۹ء محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا جو کھلاڑی ہمارے ضلع کی کسی ٹیم کا ممبر منتخب ہوا کرے گا اس کو کالج کی طرف سے چاندی کا تمغہ دیا جائے گا - اور یہ انعام اسی سال ۵۹ء سے شروع کیا جائے گا۔

(ہیڈ ماسٹر)